Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate Professor,
3. Department/College: Deptt of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : P.G
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. II sem, Paper, 5th
7. Title/Heading of e-content : "NAZIR KI NAZM NIGARI"
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

11.7.2020

M.A. II Sem, Paper - 5th

①

11.7.2020

نظیر کی نظم نگاری

پروفیسر کلیم الدین احمد نے "اردو شاعری پر ایک نظر" میں نظیر اکبرآبادی کے ادراک کی فیاضی سے تعریف کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ نظیر کی ہمہ گیری نے ایک نیا اسلوب اردو شاعری کو اس وقت دیا جب غزل گوئی شاعرانہ اظہار کی عالمی شکل تھی - پروفیسر کلیم الدین احمد نے نظیر کے مشاہدہ کی پرواز اور زندگی سے گہری دلچسپی کا بیان کیا ہے - بقول پروفیسر موصوف ان کے فن میں پختگی اور توازن کی کمی کے باعث ان کی اکثر نظمیں غزلوں جیسی لگتی ہیں -

سچ تو یہ ہے کہ نظیر نے پہلی بار اردو شاعری کو نظم نگاری سے روشناس کرایا - انہوں نے شاعری کو عوام اور زندگی سے قریب کیا - زندگی کی عام باتوں کو نظموں میں بیان کیا - نظیر نے شاعری کی قدیم طرز ادا کو چھوڑ دیا تھا - یہ انحراف ہی نظیر کی انفرادیت ہے اور اردو شاعری میں نئے رنگ کا پیش خیمہ -
پروفیسر محمد حسن نے لکھا ہے " اصل نظیر نے خود کو نظموں میں ظاہر کیا ہے جو پوری پوری اس کی اپنی ہیں اور اپنے زمانے سے اتنا آگے ہیں کہ ان ایجادوں نے ادب نقادوں کو حیران کر دیا ہے"

نظیر کی نظموں کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ان میں ہمارے قرب و جوار کی زندگی ظاہر ہوتی ہے - ان کی نظمیں دیوان خانوں اور محل سراؤں کی دیواریں گرا کر عام آدمی کی زبان بن گئی ہیں۔ وہ عوام فاتح ہیں ان کے موضوعات بالکل سادہ اور عام فہم ہیں مثلاً" الٰہی نامہ، بنجارہ نامہ، برسات کی بہاریں، عاشق نامہ، آدمی نامہ، ہنس نامہ، تاج گنج، تندرستی نامہ، جوانی، بڑھاپا، کلجگ، مفلسی، دیوالی، عید، ہولی، جنم کنہیا جی، آگرہ کی تیراکی، بجی نامہ، روٹی نامہ، ریچھ کا بچہ وغیرہ - سب سے واضح خصوصیات نظیر کی شاعری میں عوامی زندگی کا عمیق تجربہ ہے - دراصل وہ سماج کے محنت کش طبقے سے تعلق رکھتے تھے اور یہ طبقہ کا سماج کے اکثریت کی نمائندگی کرتا ہے لہذا نظیر کی نظموں میں یہی لوگ اپنی تہذیب و تمدن کی شکل میں نظر آتے ہیں - کہا جاتا ہے کہ اردو شاعری درباروں میں، خانقاہوں میں اور بازاروں میں پیدا ہوئی اور نظیر کی شاعری اسی بازار کی نمائندگی کرتی ہے - اگر ہم اسی حقیقت کو دوسرے لفظ میں بیان کریں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ نظیر نے اردو شاعری کی تاریخ میں پہلی بار دربار اور خانقاہوں سے اس کا رشتہ توڑ کر بازار اور عوام سے اسے جوڑ دیا -

(2)

نظیر اردو کا پہلا شاعر ہے جس نے لوک ادب کو کلاسیکی ادب سے ملا دیا۔ انہوں نے عوام کے رنج وغم اور ان کی زندگی کے ہر رخ کو نہایت ہی صداقت کے ساتھ نمایاں کیا ہے۔

اس طرح نظیر نے سماج کی طبقاتی تقسیم کو مسترد کر دیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ زندگی اور موت تمام بنی نوع انسان کے ساتھ یکساں سلوک کرتی ہے۔ ان کے نزدیک انسانیت سب سے بڑی چیز ہے۔ انہوں نے اردو شاعری کے خاکے میں ہندوستانی تہذیب تمدن کی رنگ آمیزی کی جس میں ہندوستان کا عوامی طبقہ اپنے مختلف رنگ و روپ میں نظر آتا ہے۔ جہاں تک نظیر کے زبان و بیان کا تعلق ہے اس میں بلا شبہ وہ نزاکت اور نفاست نہیں جو کہ ایک اعلیٰ ادب کی پہچان ہے۔

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate Professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College,
(Aurangabad)

Course: M.A. II sem, Paper-5th,
Title/ Heading of E-Content: "NAZIR KI NAZM NIGARI"

Whats app No. 9431632576